سوال

کچھ لوگ اکٹھے ہو کر سورۃ یس کی اجتماعی تلاوت کرتے ہیں اور ان میں سے ایک شخص ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا اور باقی اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں، یہ قرآت معین تعداد میں ہوتی ہے کیا قرآن وسنت میں اس کی تائید میں کوئی دلیل ملتی ہے ؟

جواب

الحمد للہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو جمع کر کے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور انہیں نصیحت فرماتے اور انہیں تعلیم دیتے اور خیر و بھلائی کی جانب ان کی راہنمائی فرمایا کرتے تھے، اور بعض اوقات جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کی آیات پڑھتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی سجدہ کرتے اور صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے

اور بسا اوقات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی صحابی کو قرآن مجید کی تلاوت کا کہتے اور خود اس کی تلاوت سماعت کرتے جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے :

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دن فرمایا :

"اے عبد اللہ مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ"

انہوں نے عرض کیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کیسے پڑھوں حالانکہ آپ پر تو قرآن مجید نازل کیا گیا ہے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں پسند کرتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں"

عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں :

چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء کی تلاوت کی اور جب اس آیت :

(فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا) النساء (41) پر پہنچا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر دوڑائی تو آپ کی آنکھوں نے آنسو بہہ رہے تھے

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے اس ہولناک منظر اور موقف کی بنا پر رونے لگے

چنانچہ جب کچھ بھائی کسی مجلس یا جگہ جمع ہوں اور وہ قرآن مجید میں سے کچھ تلاوت کریں اور اس پر غور و فکر اور تدبر کریں اور ایک دوسرے کو سمجھائیں اور یاد دہانی کرائیں تو یہ خیر عظیم ہے اور اس میں بہت بڑی فضیلت پائی جاتی ہے

اور قرآن مجید سننے والے کے لیے خاموشی اختیار کرنا مستحب ہے تاکہ وہ مستفید ہو اور غور و فکر اور تدبر کر سکے اور جب قرآن مجید کی تلاوت کے بعد اگر چاہیں تو دعا بھی کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج والی بات نہیں

لیکن ان کا تکرار کے ساتھ بار بار یس یا کوئی اور سورۃ تلاوت کرنا اس کے متعلق تو ہمارے علم میں کوئی دلیل نہیں، لیکن ان کے لیے جو آسانی سے قرآن کی تلاوت کرنا میسر ہو وہ تلاوت کریں چاہے بقرۃ سے یا کسی اور سورۃ سے، یا پھر آپس میں ابتدا سے لیکر آخر تک سارا قرآن مجید ایک دوسرے کو سنائیں یعنی ایک شخص پڑھے اور دوسرا سنے اور پھر دوسرا سنے اور باقی سنیں یا پھر ایک شخص پڑھے اور پھر وہی سورۃ دوسرا شخص اسے پڑھ کر سنائے تاکہ وہ سب مستفید ہوں اور غور و فکر اور تدبر کر سکیں

لیکن کسی ایک سورۃ کو کسی مخصوص کر کے متعین تعداد میں پڑھنے کے متعلق میرے علم میں کوئی دلیل نہیں، اور اسی طرح میرے علم میں تو نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اجتماع میں ہاتھ اٹھاتے اور صحابہ کرام آپ کی دعا پر آمین کہتے ہوں، بہتر یہی ہے کہ بغیر ہاتھ اٹھائے جو آسانی کے ساتھ کی جا سکتی ہے وہ کی جائے، اور یہ اجتماعی نہ ہو

بلکہ ہر شخص خود دعا کرے، ہمارے علم کے مطابق سنت یہی ہے، لیکن مجلس میں بیٹھے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ تدبر کرے اور سمجھے، اور تلاوت سمجھ کر کرنا مقصود ہو نا کہ صرف پڑھنا

لیکن مومن اس کا خیال کرے کہ جو پڑھ رہا ہے یا سن رہا ہے اس پر غور و فکر اور تدبر کرے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اس کتاب کو ہم نے آپ کی طرف بابرکت بنا کر نازل کیا ہے تاکہ اس کی آیات پر تدبر کریں اور عقلمندوں کو اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے ص (29).

چنانچہ قرآت کا مقصد یہ ہے کہ جو پڑھا جا رہا ہے اسے سنا جائے اور اس پر غور و فکر اور تدبر کیا جائے، اور اس پر عمل کیا جائے اور اس سے فائدہ حاصل کیا جائے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ توفیق و ہدایت سے نوازے" انتہی

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ باز رحمہ اللہ.